ھذا بابُ کلامِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

باسمہٖ تعالیٰ

تحفۂ مقصود کا بیان

مؤلفہ

امام المتکلمین والمحققین حضرت العلامہ حافظ محمد ایوب صاحب قدس اللہ سرہٗ

ناشر

مکتبۂ رازی ۱۵ شہاب سٹیشن محمد بن قاسم روڈ

کراچی ۱

تابع ہے اس (سورج کی) روشنی کے۔ اگر وہ روشنی نہ ہو تو یہ نہ ہو۔ ایمان جو ہے مومن کا، یہ درحقیقت نبوّت کے تابع ہے۔ اگر نبوّت نہ ہو تو مومن مستقل شئے نہیں ہے، تو مستقل انسان جو ہُوا وہ نبیؑ ہے۔ نبیؑ تمام موجودات سے افضل ہوگیا۔ انبیاء علیہم السّلام تمام کائنات سے افضل ہیں۔

اب اس نے نبوّت بنائی۔ نبوّت کسے کہتے ہیں۔ خطابِ ربّانی کو یاد رکھو۔ اللہ تعالےٰ جس بشر سے خطاب کرے۔ بس اس خطاب ہی کا نام نبوّت ہے اور وہ بشر جو ہے وہ نبیؑ ہے۔ اس نے کہا کہ یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (البقرۃ ۲/۳۵) اے آدم رہو سہو جنت میں۔ اب نبیؑ بنایا اس نے۔ نبوّتِ آدم متحقق ہوئی۔ متحقق ہونے کے بعد اس کو ختم کر دیا۔ ختم ہوگئے وہ۔ ختم ہونے کے بعد اُس نے دوسری نبوت بنائی۔ اس سے یہ پتہ چل گیا کہ وہ نبوّت مقصود نہیں تھی، اگر وہ مقصود ہوتی تو آگے کا ریگری جاری نہیں رہتی۔ اگر نبوّتِ آدم مقصود ہوتی جو متحقق کی تھی تو اور دیگر نبوّتوں کی ایجاد کی ضرورت باقی نہیں رہتی لیکن اسے ختم کر دیا۔ ختم کر کے کہا یَا نُوْحُ اَهْبِطْ (ہود ۱۱) اے نوحؑ اتر۔ اب نوحؑ نبی ہوگئے۔ اگر نوحؑ کی نبوت مقصود ہوتی تو یہی رہتی، آگے کوئی اور نہ بنتی۔ پھر کہا یٰٓاِبْرَاهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا (ہود ۱۱/۷۶) اے ابراہیمؑ جانے بھی دے۔ ابراہیم علیہ السلام کی نبوت ہوئی۔ اسے بھی ختم کیا۔ پھر کہا یَا یَعْقُوْبُؑ یَا یُوْسُفُؑ یا فلاں، فلاں۔ پھر کہا یَا مُوْسٰی انی انا اے موسیٰؑ میں میں ہی ہوں۔ اگر ان کی نبوت مقصود ہوتی تو آگے نبیؑ نہ بنتا۔ پھر کہا یَا یَحْیٰیؑ یَا زَكَرِيَّاؑ یَا دَاوٗدُؑ یا عیسیٰؑ سب نبوتوں کو بناتا رہا اور ختم کرتا چلا گیا تو معلوم ہوگیا کہ ان نبوّتوں میں سے کوئی سی بھی نبوّت مقصدِ تخلیق نہیں ہے۔ گویا مقصدِ کائنات نہیں ہے۔ کیونکہ اگر مقصد حاصل ہو جائے تو اس کے بعد کام ختم ہو جانا چاہیئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہا یَا عِيْسٰیؑ وہ بھی ختم ہوئے۔ پھر آگے سب کے بعد محمد رسول

Marfat.com

A-294—P.U.P.—16,000—23-11-1985

Call No ۲۹۷۶۴۴

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت ؎

رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب ۳۳/۴۰) نبوّت کا کام ختم ہوگیا، نبوّت ختم ہوچکی تو معلوم ہوا کہ یہی نبیؐ مقصود ہے، یہی مقصودِ کائنات ہے۔ اِسی کا پیدا کرنا تھا۔ تمام عالم کو اسی کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہی نبیؐ مقصود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نبیؐ کو نام لے کر نہیں پکارا۔ سب کا نام قرآن میں آیا یَا اٰدَمُ یَا نُوْحُ یَا اِبْرَاهِيْمُ یَا دَاوٗدُ یَا مُوْسٰی یَا عِيْسٰیؑ۔ ان کو کہا یَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ۔ اتنا معزز نبیؐ ہے۔ یہی مقصدِ کائنات ہے۔ یہی تخلیقِ عالم کا مقصد ہے۔ اسی نبوّت پر سلسلۂ نبوّت ختم ہوا ——— اور اسی مضمون پر ہم نے اپنے بیان کو ختم کر دیا، اب سب لوگ اپنے نبیؐ پر درود و سلام بھیجو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمْ
وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

297.44 م 36 م
23628-U-67

Marfat.com

بِاسْمِهٖ تَعَالٰی

مقصودِ کائنات

امام المتکلمین والمحققین حضرت العلامہ حافظ محمد ایوب صاحب

مکتبۂ رازی

Marfat.com